آئینۂ دیوبندیت



تالیف
ابو نعمان محمد زبیر صادق آبادی

نظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی

مکتبۃ الحدیث
حضرو اٹک

آئینہ دیوبندیت

تالیف

ابو نعمان محمد زبیر صادق آبادی

مکتبۃ الہدیٰ

کتاب ---------------------------- آئینہ دیوبندیت
اشاعت ---------------------------- جون 2013ء
قیمت ----------------------------

مکتبۃ الہدیٰ

حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے لکھا ہے: ''سید محمد نذیر حسین محدث دھلوی نے جب انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی ۴/ ۱۷۹، از قلم سید محمد میاں دیوبندی، انگریز کے باغی مسلمان ص ۲۹۳، از قلم جانباز مرزا)

اس وقت دیوبندی ''علماء'' خانقاہوں اور مدارس میں روپوش تھے، کسی نے بھی جہاد کا فتویٰ نہیں دیا، بلکہ وہ اس کے برعکس انگریزوں کی فوج میں خضر علیہ السلام کو دیکھ رہے تھے!؟ ''

۱) دیوبندیوں کے مولوی فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی نے ایک دن کہا:

''لڑنے کا کیا فائدہ؟ خضر کو تو میں انگریز کی صف میں پا رہا ہوں''

(حاشیہ سوانح قاسمی ۲/۱۰۳، حاشیہ علمائے ہند کا شاندار ماضی ۴/ ۲۸۰)

اور گنج مرادآبادی کے بارے میں اشرف علی تھانوی نے کہا: ''بہت بڑے عالم''

(ملفوظات تھانوی ۲۴/ ۲۵۴)

سرفراز صفدر نے لکھا ہے: ''یہ یاد رہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادیؒ... پکے حنفی تھے'' (طائفہ منصورہ ص ۲۷)

۲) عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی اپنے ''امام ربانی'' رشید احمد گنگوہی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں: ''ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلحضرت حاجی صاحب، نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے بھاگنے یا ہٹجانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جان نثاری کے لئے طیار ہو گیا...'' (تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۷۴۔۷۵)

معلوم ہوا کہ دیوبندی اکابر نے اپنی انگریز سرکار کے مخالف باغیوں سے شاملی میں جنگ لڑی جس میں حافظ ضامن صاحب ''باغیوں'' کے ہاتھوں مارے گئے۔

میرٹھی دیوبندی صاحب مزید لکھتے ہیں: ''اور جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تازیست خیر خواہ ہی ثابت رہے۔'' (تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۷۹)

انگریز سرکار مسلمانوں کا قتلِ عام کر رہی تھی اور دیوبندی اکابر اسے مہربان سرکار قرار دے کر خیر خواہ ثابت ہو رہے تھے۔ سبحان اللہ!

۳) ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بارے میں عاشق الٰہی دیوبندی نے لکھا ہے:

"جب بغاوت و فساد کا قصہ فرو ہوا اور رحمدل گورنمنٹ کی حکومت نے دوبارہ غلبہ پا کر باغیوں کی سرکوبی شروع کی تو..." (تذکرۃ الرشید ج۱ ص۷۶)

انگریزوں کی حکومت (اور انگریز سرکار) کو رحمدل کہنے والے کس منہ سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ان سے، سب سے زیادہ ڈر انگریز حکومت کو تھا۔!

٤) اشرفعلی تھانوی صاحب سے کسی نے پوچھا کہ اگر تمھاری حکومت ہو جائے تو انگریز کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے؟ تھانوی صاحب نے جواب دیا:

"محکوم بنا کر رکھیں کیونکہ جب خدا نے حکومت دی تو محکوم ہی بنا کر رکھیں گے مگر ساتھ ہی اسکے نہایت راحت اور آرام سے رکھا جائے گا اس لئے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے..." (ملفوظات حکیم الامت ج۶ ص۵۵، ملفوظ: ۱۰۷، دوسرا نسخہ ج۶ ص۱۰۲)

۵) محمد قاسم نانوتوی صاحب کے بیٹے محمد احمد کے بارے میں دیوبندیوں کی ایک معتبر کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ

"۱۴۴۔ محمد احمد حافظ شمس العلماء

پسر محمد قاسم بانی مدرسہ دیوبند۔ یہ مدرسہ کا مہتمم یا پرنسل اور وفادار ہے۔" (تحریک شیخ الہند ص۴۴۹)

کیا خیال ہے؟ جس شخص کے بارے میں انگریز حکومت خود اقرار کرے کہ "وفادار ہے" تو وہ کتنا بڑا وفادار ہوگا؟!

٦) محمد احسن نانوتوی کے بارے میں محمد ایوب قادری دیوبندی لکھتے ہیں:

"۲۲/مئی کو نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن صاحب نے بریلی کی مسجد نو محلہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت سے بغاوت کرنا خلاف قانون ہے"

(کتاب: "مولانا محمد احسن نانوتوی" ص۵۰)

ایوب صاحب مزید لکھتے ہیں: ''اس تقریر نے بریلی میں ایک آگ لگا دی اور تمام مسلمان مولانا محمد احسن نانوتوی کے خلاف ہو گئے۔ اگر کوتوال شہر شیخ بدرالدین کی فہمائش پر مولانا بریلی نہ چھوڑتے تو ان کی جان کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا'' (محمد احسن نانوتوی ص ۱۵۱)

۷) پی سی ریگاٹ نامی ایک انگریز لکھتا ہے:

''مجھ کو آج مدرسۂ عربیہ دیوبند کے معائنہ سے غیر معمولی مسرت ہوئی... میں نہایت خوشی سے اپنا نام چندہ دہندگان میں شامل کرتا ہوں۔ پی سی ریگاٹ، جنٹ مجسٹریٹ سہارنپور ۶/اپریل ۱۸۹۷ء'' (مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۳۴۹)

کیا خیال ہے؟ ریگاٹ صاحب کتنا چندہ دے کر گئے تھے اور کس وجہ سے نہایت خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہے تھے؟

۸) ایک انگریز پامر نامی نے کیا کہا تھا؟ اس کا جواب پروفیسر محمد ایوب قادری دیوبندی سے سنئے، ایوب قادری صاحب نے لکھا ہے: ''اس مدرسہ نے یوماً فیوماً ترقی کی ۳۱/جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹنٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں:

''جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار مد معاون سرکار ہے...'' (محمد احسن نانوتوی ص ۲۱۷، نیز دیکھئے کتاب: فخر العلماء ص ۶۰)

۹) عبیداللہ سندھی دیوبندی نے اپنے ایک خط میں مدرسہ دیوبند کے بارے میں لکھا:

''مالکانِ مدرسہ سرکار کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں'' (دیکھئے تحریک شیخ الہند ص ۳۵۸)

۱۰) عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی جو تذکرۃ الرشید اور تذکرۃ الخلیل وغیرہ کتابوں کے مصنف ہیں، نیز ''قافلۂ حق'' جلد ۲ شمارہ ۲ ص ۶۴، اور امجد سعید دیوبندی کی کتاب ''سیف حنفی'' ص ۱۴۔۱۵ میں انکی روایت پر اعتماد کیا گیا ہے۔

اسی میرٹھی صاحب کے بارے میں عبدالقدوس قارن دیوبندی اور قارن کے والد سرفراز صفدر صاحب دیوبندی نے بڑی وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ''برطانیہ کے وفادار اور خیرخواہ تھے'' (ایضاح سنت ص ۱۱۱، اظہار العیب ص ۱۰۳)

۱۱) دیوبندیوں کے اکابر میں سے ایک مملوک علی صاحب تھے، جن کے بارے میں لطیف اللہ (دیوبندی) نے لکھا ہے: ''اول یہ کہ مولانا موصوف دہلی کالج میں انگریزی حکومت کے بمشاہرہ سو روپے ماہانہ پر ملازم تھے۔'' (انفاس امدادیہ ص ۱۰۸، حاشیہ نمبر ۱۱)

مملوک علی ''دہلی کے عربک کالج میں سرکاری مدرس تھے'' (سوانح قاسمی ۱/۲۲۲)

محمد انوار الحسن شیرکوٹی دیوبندی لکھتے ہیں: ''دہلی کالج کے تمام انگریز، پرنسپل ان کی قدر کرتے اور ان پر اعتماد کرتے تھے۔ بلکہ گورنر جنرل نے مولانا مملوک علی کو انعام بھی دیا۔'' (سیرت یعقوب و مملوک ص ۳۳)

کیا خیال ہے ۱۸۲۵ء میں ایک روپے کا کتنا سونا ملتا تھا اور انگریز گورنر جنرل نے کس خوشی میں مملوک علی صاحب کو انعام دیا تھا؟

۱۲) حفظ الرحمٰن دیوبندی نے اپنی تقریر میں فرمایا:

''مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔'' (مکالمۃ الصدرین ص ۸)

تبلیغی جماعت کو انگریزی حکومت کی طرف سے کتنا روپیہ ملتا تھا اور کیوں ملتا تھا؟

حفظ الرحمٰن صاحب کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے ''علامہ عثمانی'' دیوبندی صاحب نے فرمایا: ''دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا کہ اون کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ اسی کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ گو مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا علم نہیں تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے...'' (مکالمۃ الصدرین ص ۹)

ممکن ہے کہ پہلے علم نہ ہو لیکن بعد میں انھیں علم ہو گیا تھا کیونکہ تھانوی صاحب خود

فرماتے ہیں: ''تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا کہ چھ سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔'' (ملفوظات حکیم الامت ج۶ ص ۵۶ ملفوظ نمبر ۱۰۸، دوسرا نسخہ ج۶ ص ۱۰۳)

۱۳) قاری محمد طیب دیوبندی نے مدرسۂ دیوبند کے بنیادی ''حضرات'' کے بارے میں لکھا ہے: ''پھر جس میں اکثریت ایسے حضرات کی تھی جو تارک الدنیا اور مسجد نشین بزرگ تھے، جنہیں سیاسیات سے تو بجائے خود، عام شہری معاملات سے بھی کوئی خاص لگاؤ نہ تھا اور یا ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔'' الخ (حاشیہ سوانح قاسمی ۲/ ۲۴۶۔۲۴۷)

۱٤) اشرف علی تھانوی کے ''چھوٹے بھائی جناب منشی اکبر علی صاحب مرحوم کو (جو بریلی مینوسپلٹی کے سکریٹری کے معزز عہدہ پر بمشاہرہ پانچ سو روپیہ ملازم تھے) تعلیم انگریزی کیلئے منتخب فرمالیا...'' (دیکھئے اشرف السوانح ج۱ ص ۱۱ باب دوم شرف نسب)

حسین احمد مدنی دیوبندی نے اشرف علی تھانوی کے بھائی کے بارے میں لکھا ہے:

''محکمہ سی، آئی، ڈی میں بڑے عہدیدار آخیر تک رہے''

(حوالے کے لئے دیکھئے یہی مضمون فقرہ نمبر ۱۶)

تھانوی کا بھائی انگریزوں کی انٹیلی جنس (یعنی سی آئی ڈی) کا ایک اعلیٰ افسر تھا۔

نیز دیکھئے شوٹائم کراچی (اپریل ۱۹۸۸ء ص ۱۳۱)

شورش کاشمیری نے لکھا ہے: ''حقیقت یہ ہے کہ برطانوی عملداری میں سی۔ آئی۔ ڈی کے ہندوستانی اہل کار قوم فروشی اور ملک دشمنی کی شرمناک تصویروں کا البم تھے!''

(پس دیوار زنداں ص ۳۱۶)

۱۵) دیوبندی ''مفتی'' محمد سعید خان نے کہا: ''دارالعلوم دیوبند کی جو پہلی تعمیر ہوئی ہے اس کے لیے ضروری اراضی بانی دارالعلوم کو انگریزی حکومت نے عطا کی تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کی تاسیس میں انگریزی حکومت کے کارندے بھی شریک تھے۔''

(ماہنامہ صفدر گجرات، شمارہ نمبر: ۱۴ ص ۲۰)

فرماتے ہیں: ''تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا کہ چھ سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔'' (ملفوظات حکیم الامت ج۶ ص ۵۶ ملفوظ نمبر ۱۰۸، دوسرا نسخہ ج۶ ص ۱۰۳)

۱۳) قاری محمد طیب دیوبندی نے مدرسۂ دیوبند کے بنیادی ''حضرات'' کے بارے میں لکھا ہے: ''پھر جس میں اکثریت ایسے حضرات کی تھی جو تارک الدنیا اور مسجد نشین بزرگ تھے، جنہیں سیاسیات سے تو بجائے خود، عام شہری معاملات سے بھی کوئی خاص لگاؤ نہ تھا اور یا ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔'' الخ (حاشیہ سوانح قاسمی ۲/ ۲۴۶۔۲۴۷)

۱٤) اشرف علی تھانوی کے ''چھوٹے بھائی جناب منشی اکبر علی صاحب مرحوم کو (جو بریلی مینوسپلٹی کے سکریٹری کے معزز عہدہ پر بمشاہرہ پانچ سو روپیہ ملازم تھے) تعلیم انگریزی کیلئے منتخب فرمالیا..'' (دیکھئے اشرف السوانح ج ۱ ص ۱۱ باب دوم شرف نسب)

حسین احمد مدنی دیوبندی نے اشرف علی تھانوی کے بھائی کے بارے میں لکھا ہے:

''محکمہ سی، آئی، ڈی میں بڑے عہدیدار آخیر تک رہے''

(حوالے کے لئے دیکھئے یہی مضمون فقرہ نمبر ۱۶)

تھانوی کا بھائی انگریزوں کی انٹیلی جنس (یعنی سی آئی ڈی) کا ایک اعلیٰ افسر تھا۔

نیز دیکھئے شوٹائم کراچی (اپریل ۱۹۸۸ء ص ۱۳۱)

شورش کاشمیری نے لکھا ہے: ''حقیقت یہ ہے کہ برطانوی عملداری میں سی۔ آئی۔ ڈی کے ہندوستانی اہل کار قوم فروشی اور ملک دشمنی کی شرمناک تصویروں کا البم تھے!''

(پس دیوارِ زنداں ص ۳۱۶)

۱۵) دیوبندی ''مفتی'' محمد سعید خان نے کہا: ''دارالعلوم دیوبند کی جو پہلی تعمیر ہوئی ہے اس کے لیے ضروری اراضی بانی دارالعلوم کو انگریزی حکومت نے عطا کی تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کی تاسیس میں انگریزی حکومت کے کارندے بھی شریک تھے۔''

(ماہنامہ صفدر گجرات، شمارہ نمبر ۱۳: ص ۲۰)

تنبیہ: محمد سعید خان کے حوالے کے بارے میں زاہد حسین رشیدی کی تردید کی یہاں کوئی حیثیت نہیں ہے۔

١٦) حسین احمد مدنی نے اشرف علی تھانوی کا جھوٹا دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے:

''البتہ تحریک آزادی ہند میں ان کی رائے خلاف تھی، نہ انہوں نے کوئی مخبری کی اور نہ ان کو انگریزوں سے اس قسم کے تعلقات رکھنے کی کبھی نوبت آئی، ہاں مولانا مرحوم کے بھائی، محکمہ سی، آئی، ڈی میں بڑے عہدیدار آخیر تک رہے ان کا نام مظہر علی ہے، انہوں نے جو کچھ کیا ہو مستبعد نہیں ہے۔'' (مکتوبات شیخ الاسلام ج ۲ ص ۳۱۹)

اپنے مخالفین کی طرف سے پیش کئے گئے بعض حوالہ جات سے پریشان ہو کر دبی زبان میں اعتراف شکست کرتے ہوئے عبدالقدوس قارن دیوبندی نے لکھا ہے:

''بعض علماء سے انگریز کی حمایت میں کچھ الفاظ موجود ہیں مگر وہ توریہ کے طور پر ہیں''

(ایضاح سنت ص ۱۱۴)

اب آلِ دیوبند سے کوئی پوچھے کہ جب تمھارے اپنے گھر کی کیفیت یہ ہے تو پھر دوسروں کو طعنہ کیوں دیتے ہو؟!